دولة الإمارات العربية المتحدة
الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والأوقاف

الجمعة : ١٩ رمضان ١٤٤٠هـ
الموافق: ٢٠١٩/٥/٢٤م

رمضان المبارک عبادت واطاعت کرم ورحمت اور جود وسخاوت کامہینہ ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا بِشَهْرِ رَمَضَانَ، شَهْرِ الرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ، وَالْعِتْقِ مِنَ النِّيرَانِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، كَانَ فِي الْعَطَاءِ أَجْوَدَ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے روزہ دار بھائیو! الحمدللہ اس ماہ مبارک میں ہمیں روزے تراویح تلاوت و تہجدُّ اور ذِکر واِستغفار کی سعادت حاصل ہورہی ہے آئیے خدائے عزّوجلّ سے مخلصانہ دعا کریں کہ وہ ہمارے تمام اعمال صالحہ کو قبول فرمائے اوررمضان کو ہمارے لئے رحمت، مغفرت اور جہنم سے نجات کا ذریعہ بنائے آمین بلاشبہ اللہ تعالی جَلّ جَلالُہ نے رمضان المبارک کو بڑی عظمت و فضیلت عطا فرمائی ہے یہ عبادت و اطاعت اور ذِکر و تلاوت کا موسم ہے کرم اور رحمت اور جود و سخاوت کا مہینہ ہے نبی رحمۃٌ للعلمین ﷺ رمضان المبارک میں فضل وکرم اور سخاوت کا بہت زیادہ

اہتمام فرماتے تھے لوگوں کو اپنی رحمتوں سے نوازتے اور ان کی ضروریات پوری فرماتے جود و سخاوت اور رحمت وکرم باہمی الفت و محبت کا اہم ذریعہ ہے اس سے دلوں میں بڑا خوشگوار اثر اور مضبوط تعلق قائم ہوتا ہے اور عداوت و دشمنی کا خاتمہ ہوجاتا ہے باری تعالی نے ایسے بندوں کی تعریف فرمائی ہے اور ان کے تمام مُعاملات کو آسان بنانے کا وعدہ فرمایا ہے ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى * وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى * فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى﴾[1]. پس جس کسی نے (اللہ کے راستے میں مال) دیا، اور تقوی اختیار کیا اور سب سے اچھی اور حق بات کو دل سے سچ مانا تو ہم اس کے لئے راحت کی منزل آسان کردیں گے ۔ یعنی جو شخص صرف اپنے رب کی اطاعت میں اور اس کے فضل و ثواب کی تمنا کرتے ہوئے صدقہ کرے گا اور اپنے نفس اور اپنے مال کو پاکیزہ بنانے کی غرض سے اپنا مال نیکی کے کاموں میں خرچ کرے گا[2] تو باری تعالی ایسے بندوں کو اس کے خرچ کا بہت بہتر عوض عطا کرے گا[3] اور دنیا اور آخرت میں اس کو خوشی و مسرت عطا کرے گا اس کو عذاب سے محفوظ رکھے گا اور اس کو جنت میں داخل فرمائے گا خدائے عزّوجلّ کا

---

(١) الليل : ٥ – ٧ .
(٢) تفسير الرازي : (١٨٢/٣١) .
(٣) تفسير الرازي : (١٨٣/٣١) ، وتفسير ابن كثير : (٤٢٢/٨) .

فرمان ہے :(وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى * الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى* وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى* إِلَّا ابْتِغاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى * وَلَسَوْفَ يَرْضَى)[١]. اور اس (نار جہنم) سے سے ایسے متقی کو محفوظ رکھا جائے گا جو اپنا مال محض اس غرض سے دیتا ہے تاکہ وہ پاکیزہ ہو جائے حالانکہ اس پر کسی کا احسان نہیں تھا کہ جس کا بدلہ دیا جاتا البتہ وہ صرف اپنے رب کی خوشنودی چاہتا ہے جس کی شان سب سے بلند ہے یقین رکھو ایسا بندہ عنقریب خوش ہو جائے گا پس ایک مومن مخلص کو رمضان المبارک میں ہر قسم کی نیکی اور بھلائی کرنی چاہیے اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ رحمت و کرم کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالی اس کے تمام مُعاملات کو آسان بنائے اور اس کو خیر اور جنت کے راستے کی توفیق عطا فرمائے [٢]حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات بے انتہا پسند ہے کہ آدمی رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ کی پیروی میں زیادہ سے زیادہ سخاوت کرے اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور لوگوں کی ضروریات اور مصلحتوں کو پورا کرنے میں

---

(١) الليل : ١٧- ٢١ .

(٢) تفسير الطبري : (٤٦٦/٢٤) ، وتفسير ابن كثير : ٤١٧/٨ .

بھرپور تعاون کرے [1] تاریخ کے ہر دور میں مسلمانوں نے رمضان المبارک کا اور اس کے روزوں کا خصوصی اہتمام کیا ہے اور روزے کے فضائل و برکات حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے روزہ میں مومن بندہ اللہ کی خوشنودی کیلئے بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے جس کے نتیجے میں اس کو فقیروں اور بھوکوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اس کے اندر ان کی مدد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے پھر وہ ان کا تعاون کرتا ہے ان کی بھوک مٹاتا ہے ان کی غم خواری کرتا ہے اور ان کی ضروریات پوری کرکے قلبی خوشی محسوس کرتا ہے اس طرح اس کا روزہ اس کی سعادت اس کے نفس کی پاکیزگی اور اخلاق و کردار کی بلندی کا ذریعہ ہوتا ہے بہرحال ہمیں اپنے روزے میں اپنے تمام اعمال میں اپنے اخلاق و کردار میں اور کرم و سخاوت میں نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحین کی پیروی کرنی چاہیے باہم محبت ودوستی کا معاملہ کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کے ساتھ احسان وتعاون کرنا چاہیے

صدقات وخیرات اوراحسان وسخاوت کا اہتمام کرنے والو! احسان و تعاون کی اور مال خرچ کرنے کی سب سے عمدہ اور پاکیزہ صورت، زکوٰۃ ادا کرنا ہے کیونکہ

---

(١) معرفة السنن والآثار للبيهقي : ٩٠٦٣ .

زکوٰۃ دین کا بنیادی رکن ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے زکوٰۃ کی ادائیگی اللہ کی رحمت حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے رب ذوالجلال والاکرام کا ارشاد ہے: (وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ)[1]. اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے پس میں یہ رحمت (مکمل طور پر) ان لوگوں کے لیے لکھوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، زکوٰۃ کی ادائیگی سے مسلمان کے مال میں برکت ہوتی ہے فقیروں اور ضرورت مندوں پر وسعت اور کشادگی پیدا ہوتی ہے محتاجوں کی غمخواری ہوتی ہے فقرا اور مساکین کی مدد ہوتی ہے اور معاشرے کے افراد کے درمیان محبت والفت عام ہوتی ہے پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ عام حالات میں زکوٰۃ وصدقات کو پوشیدگی کے ساتھ دینا افضل ہے اس سے آدمی کے اخلاص اور شرافت کا پتہ چلتا ہے چھپا کر زکوٰۃ وصدقات دینا اور نیکی کی راہ میں خرچ کرنا اللہ کو بے انتہا پسند ہے خاموشی کے ساتھ صدقہ کرنے والا اللہ کا مقرب بن جاتا ہے باری تعالیٰ نے قیامت کے دن ایسے بندے کو اپنا سایہ عطا فرمانے کی بشارت دی ہے نبی رحمت ﷺ کا فرمان مبارک ہے: «سَبْعَةٌ

---

(١) الأعراف : ١٥٦ .

يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ -وَمِنْهُمْ- رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ»[1]. سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالی ایسے دن اپنا سایہ عطا فرمائیگا جس دن اسکے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا، اور ان ساتوں میں ایسا آدمی بھی شامل ہے جو اس طرح (چھپاکر) صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا، پھر زکوٰۃ وصدقات ادا کرنے میں اپنے غریب اقارب اور مستحق رشتہ داروں کو مقدم رکھنا چاہیے یعنی پہلے ان کو دینا چاہیے کیونکہ اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے اس پر دوہرا اجر ملتا ہے نبیٔ کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ»[2].

مسکین پر صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور رشتہ دار وقرابت دار پر صدقہ کرنے سے دوگنا ثواب ملتا ہے ایک صدقہ کا دوسرے صلہ رحمی کا ثواب ملتا ہے

(١) متفق عليه .

(٢) متفق عليه.

روزے اور تراویح کی پابندی کرنے والو! صدقہ کی ایک پاکیزہ اور بہترین صورت یہ ہے کہ اللہ کی رضا اور اجر و ثواب کے لئے لیے کسی فقیر اور مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے یہ احسان وکرم کا انتہائی اہم اور موثر طریقہ ہے باری تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور ایسے بندے کو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمانے کی ضمانت عطا فرماتا ہے قرآن کریم میں ان بندوں کی تعریف فرمائی گئی ہے جو صرف اللہ تعالی جَلَّ جَلالُهٗ کی محبت میں مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں نیز ان کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس بشارت کے بعد ان کے عمل کی اس طرح تعریف فرمائی گئی ہے : ﴿إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا﴾[1] بلاشبہ یہ تمھارا صلہ اور بدلہ ہے اور تمھاری کوشش مقبول ہوگئی الحاصل اللہ کی رضا کے لئے اس کے بندوں کو کھانا کھلانا بہت محبوب عمل ہے اسی لیے صحابۂ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اور اسلاف امت اس عظیم عمل کا بہت اہتمام کرتے تھے بعض صحابہ کا معمول تھا کہ وہ ہر روز بیواؤں یتیموں اور مسکینوں کے لئے کھانے کا نظم کرتے اور ان کو کھلاتے تھے[2] کیوں کہ کسی کو کھانا کھلانے اور اس کی بھوک مٹانے میں اللہ کے فرمان کی تعمیل ہے نیز اس میں اس بات پر خدائے رحمن کا شکر ادا کرنا ہے کہ اس نے ہمیں کھانا پینا عطا فرمایا ہے نیز ہمیں خوشحالی آسودگی اور امن وامان کی نعمت عطا

---

(١) الإنسان : ٢٢ .
(٢) سير أعلام النبلاء : (٤٢/٣) .

فرمائی ہے یہ ایسی عظیم نعمتیں ہیں اللہ رب العزت نے جن پر شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے [1] چنانچہ ارشاد ہے : (فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ* الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ)[2]. پس انہیں چاہیے کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس رب نے بھوک کی حالت میں انہیں کھانے کو دیا، اور بدامنی سے انہیں محفوظ رکھا پس ہم سب پر لازم ہے کہ ہم نعمت طعام کی قدر کریں فقیروں اور مسکینوں کی بھوک مٹائیں اور جو کھانا ہماری ضرورت سے بچ جائے اس کی حفاظت کریں اور اس کو مستحقین تک پہنچانے کی کوشش کریں اس سلسلے میں متعلقہ اداروں کے ساتھ تعاون کریں اور اپنے اہل و عیال اور معاشرے کو بھی اس کی ترغیب دیں واضح ہو کہ اس ماہ مبارک میں صدقہ کا ثواب حاصل کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی روزہ دار کو افطار کرا دیا جائے اللہ تعالیٰ افطار کرانے والے کو روزہ دار کے ثواب کے برابر اجر عطا فرماتا ہے جب کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جاتی

رمضان المبارک کی برکات و خیرات کی تمنا کرنے والو! شریعت اسلامیہ میں صدقۂ جاریہ کی بہت زیادہ فضیلت ہے یہ بہت افضل اور اعلی صدقہ ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً کسی مسجد کی تعمیر میں حصہ لے لیا جائے یا کوئی کنواں کھودنے

---

(١) تفسير ابن كثير : (٨/٤٩٢) .

(٢) قريش : ٣ — ٤ .

کا نظم کر دیا جائے یا پانی کی سبیل لگا دی جائے ایسی نیکیوں کا ثواب بندے کو اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے اور اس دنیا سے منتقل ہونے کے بعد بھی ثواب کا سلسلہ قائم و دائم رہتا ہے حضرت سَعْد بن عُبَادَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا ہے کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا «سَقْيُ الْمَاءِ»[1]. (پیاسوں کو) پانی پلانا،۔ پھر جب زکوٰۃ و صدقات دیا جائے تو خوش دلی اور بشاشت سے دیا جائے جس کو صدقہ دیا جا رہا ہے اس کی عزت نفس کا خیال رکھا جائے اور خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ صدقہ دیا جائے لوگوں کے ساتھ تبسم اور شگفتہ روئی سے ملنا اخلاق نبوی کا حصہ ہے اس سے باہمی الفت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے حدیث کے مطابق یہ بھی ایک صدقہ ہے ترمذی شریف کی روایت ہے: «تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ»[2]. اپنے بھائی کے سامنے تمھارا مسکرانا اور اس سے مسکرا کر ملنا صدقہ ہے زکوٰۃ و صدقات دیتے وقت عمدہ کلام اور اچھی بات کی جائے یوں بھی کسی سے اچھی اور پاکیزہ بات کر بہت بڑی نیکی ہے حدیث پاک میں اس کو بھی صدقہ فرمایا گیا ہے اس سے آدمی کا نامۂ اعمال نیکیوں سے پُر ہوتا ہے باری تعالی ایسے بندے کو جہنم سے چھٹکارا عطا فرماتا ہے اور اس کو جنت میں داخل فرمانے کی بشارت دیتا ہے رسول اکرم

---

(١) أبو داود : ١٦٨١، وأحمد : ٢٢٤٥٩ واللفظ له .

(٢) الترمذي : ١٩٥٦ .

ﷺ کا ارشاد عالیشان ہے: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ»[1]. جہنم کی آگ سے بچو، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا (صدقہ دینے) ہی سے ہو پس اگر کسی کو کھجور کا ٹکڑا بھی میسر نہ ہو تو وہ شخص نیکی کی بات کہہ کر (جہنم کی آگ سے بچے) یعنی نیکی کی بات کہنا بھی صدقہ ہے یا اللہ یا کریم ہم کو صدقات و خیرات ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس کو قبول فرما کو ہم کو تراویح اور تہجُّد کی توفیق عطا فرما ہمارے روزے، تراویح، اور جملہ طاعات کو قبول فرمالے اور اپنی رحمت و عنایت سے نواز دے *

فَاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ تُضَاعِفُ حَسَنَاتِهِمْ، وَتُخْلِفُ عَلَيْهِمْ نَفَقَاتِهِمْ، وَتُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَعْدَدْتَهَا لَهُمْ، وَوَفِّقْنَا اللَّهُمَّ جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) متفق عليه .

(٢) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْبَرِّ الرَّحِيمِ، الْجَوَادِ الْكَرِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے روزہ دار دوستو! ماہ رمضان بڑی تیزی کے ساتھ گُذر رہاہے بفضل اللہ عزّوجلّ ہم اس وقت اس کے دوسرے عشرے میں چل رہے ہیں اور عنقریب تیسرے اور آخری عشرے میں داخل ہونے والے ہیں اس ماہ مقدس کو غنیمت سمجھ کر بندے کو اس میں ہر قسم کی نیکی اور بھلائی کرنی چاہئے آدمی کی سعادت کی بات ہیکہ وہ رمضان المبارک میں ہر لمحہ اللہ کی رضا اور رحمت طلب کرنے میں لگا رہے جس بندے کو رحمت الٰہی کا جھونکا نصیب ہوجاتا ہے اس کو مغفرت کا اور جنت میں داخلے کا پروانہ مل جاتا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «افْعَلُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ، وَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللَّهِ، فَإِنَّ لِلَّهِ نَفَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ يُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ»[١]. اپنی زندگی میں خیر و نیکی کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصوں اور جھونکوں کے درپے رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت

---

(١) المعجم الكبير للطبراني : ٧٢٠.

کے حصے عطا کرتا ہے۔ یعنی اللہ کی رحمت طلب کرتے رہو اس کے راستے پر اور اس کے احکام پر چلتے رہو اور اس کی رحمت حاصل کرنے کے اسباب اختیار کرتے رہو [۱]

رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ انتہائی قیمتی ہے لہذا باقی بچے ایام میں اعمال صالحہ کی کثرت کرنی چاہیۓ اس کی مکمل برکات کو حاصل کرنے کیلئے اپنا پوراوقت نیکی اور عبادت میں صرف کرنا چاہیۓ اور روزے تراویح، تلاوت وذِکر، زکوۃ وصدقات اور احسان وکرم کے ذریعے اللہ کی قربت حاصل کرنی چاہیۓ اور غفلت وکوتاہی سے بچنا چاہیے تاکہ ہمیں رمضان المبارک کا مشک آمیز خاتمہ نصیب ہو ہماری مغفرت ہو اور اللہ کی رضا اور جنت نصیب ہو آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہم کو صدقات وخیرات کی توفیق عطا فرما ہم کو تہجّد کا پابند بنادے رمضان المبارک کو ہمارے لئے خیر وبرکت اور رحمت ومغفرت کا مہینہ بنادے ہمارے روزے، تراویح، صدقات وخیرات اور جملہ طاعات کو قبول فرما لے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے ٭

هَذَا وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[۲]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ

---

(۱) فيض القدير : (۱/٥٤۱).

(۲) الأحزاب : ٥٦ .

أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ أَسْكِنِ الشَّيْخَ زَايِدْ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَأَغْدِقْ عَلَيْهِ مِنْ فَيْضِ رَحَمَاتِكَ، فَإِنَّهُ مِمَّنْ خَافَكَ وَاتَّقَاكَ، وَسَارَعَ فِي رِضَاكَ، اللَّهُمَ اجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ لِيَكُونَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، فَقَدْ كَفَلَ الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ، وَأَكْرِمْهُ يَا رَبَّنَا كَمَا أَكْرَمَ الْفُقَرَاءَ وَالْمُحْتَاجِينَ، وَارْحَمْهُ كَمَا رَحِمَ الضُّعَفَاءَ وَأَغَاثَ الْمَنْكُوبِينَ، وَأَجْزِلْ عَطَاءَهُ كَمَا أَعْطَى الْأَرَامِلَ، اللَّهُمَ ابْنِ لَهُ بَيْتًا فِي جَنَّةِ النَّعِيمِ كَمَا بَنَى الْمَسَاجِدَ، وَطَبَعَ الْمَصَاحِفَ، وَنَشَرَ تَعْلِيمَ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَارْحَمِ اللَّهُمَّ الشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ

الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.